102269 - دوران وضوء نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے دعا کرنا

سوال

مجھے ایك عادت ہے پتہ نہیں یہ عادت اچھی ہے یا بری مثلا میں وضوء کرتے ہوئے جب اپنا پاؤں دھونے لگتا ہوں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر اللہ تعالی سے اپنے قدم کو صراط مستقیم پر ثابت رہنے کی دعا کرتا ہوں،
اور اسی طرح میں نماز میں بھی یہ دعا کرتا ہوں مثلا:
رب اغفر لی و رحمنی و سامحنی بجاہ نبیك علیہ الصلاۃ و السلام "
کیا یہ دعا جائز ہے یا نہیں ؟
یہ علم میں رہے کہ میں اس طرح دعا کرنے کی عادت بنا چکا ہوں، اور میرا اعتقاد ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی سے جو بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر دعا کرتا ہے اللہ اس کی دعا رد نہیں کرتا، کیا یہ صحیح ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

بندہ کے لیے اللہ سبحانہ و تعالی سے صراط مستقیم پر ثابت قدم رہنے کی دعا کرنے میں کوئی حرج نہیں، اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو ثابت قدمی عطا فرمائے.

لیکن آپ جو ثابت قدمی کی دعا کرتے ہیں اس میں دو طرح سے غلطی پائی جاتی ہے:

پہلی غلطی:

وضوء کرتے وقت پاؤں دھوتے ہوئے یہ دعا کرنے کی عادت بنانا.

ہمارے ـ سائل ـ بھائی آپ کو علم ہونا چاہیے کہ ضوء ایك عبادت ہے اور مسلمان شخص کے لیے وضوء کے طریقہ میں تبدیلی کرنا یا اس میں کسی قسم کی زیادتی یا کمی کرنا جائز نہیں، بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل اتباع و پیروی اسی میں ہے کہ جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضوء کیا اسی طرح ہم بھی کریں، اور اس میں کسی بھی قسم کی کمی یا زیادتی نہ کریں.

ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

" کسی شخص کے لیے بھی جائز نہیں کہ لوگوں کے لیے کوئی غیر مسنون دعا یا وظیفہ اور ذکر مسنون قرار دے، اور اسے عبادت مؤکدہ بنا ڈالے اور لوگ اس کی بالکل اسی طرح پابندی کرنے لگیں جس طرح وہ نماز پنجگانہ کی پابندی کرتے ہیں، بلکہ ایسا کرنا دین میں بدعت کی ایجاد ہے جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی " انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی (22 / 510).

اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضوء کرتے ہوئے اعضاء کو دھونے میں یہ طریقہ نہیں تھا جس طرح آپ کا ہے، اس میں ایك حدیث وارد ہے لیکن یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت نہیں.

حافظ ابن صلاح رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس میں کوئی حدیث صحیح نہیں " انتہی

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے التلخیص الخبیر (1 / 297) میں اسی طرح نقل کیا ہے.

اور ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" وضوء کرتے ہوئے ہر عضو کو دھوتے وقت دعا والی حدیث موضوع ہے " انتہی

دیکھیں: المنار المنیف (45).

اور امام نووی رحمہ اللہ وضوء کے اعضاء کی دعا کے متعلق کہتے ہیں:

" اعضاء دھوتے وقت کی دعا کی کوئی دلیل اور اصل نہیں "

دیکھیں: الفتوحات الربانیۃ (2 / 27 - 29).

اور الشیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ کا فتوی ہے:

" بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ وضوء میں ہر عضو دھوتے ہوئے کوئی مخصوص دعا ہے، اور اس سلسلہ میں احادیث بھی روایت کی جاتی ہیں، لیکن ان احادیث میں سے کوئی بھی صحیح نہیں، بلکہ سب باطل ہیں " انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ محمد بن ابراہیم (2 / 49).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

" ان سب كی كوئی اصل نہیں، اور نہ ہی اس میں كوئی حدیث نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محفوظ ملتی ہے، اس لیے وضوء كے اعضاء دھوتے وقت یہ سب دعائیں مستحب نہیں ہیں، بلكہ وضوء میں دو چیزیں مستحب ہیں:

پہلی: وضوء شروع كرتے وقت بسم اللہ پڑھنا.

دوسری: اور وضوء كرنے كے بعد كلمہ شہادت پڑھنا، وضوء میں یہی مشروع ہے " انتہی

دیكھیں: درس نمبر (13) كیسٹ نمبر (2).

اور یہ نہیں كہا جا سكتا كہ فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل كیا جا سكتا ہے، كیونكہ یہ قاعدہ اور اصول متفق علیہ نہیں، بلكہ اس میں اختلاف پایا جاتا ہے، پھر ضعیف حدیث پر عمل كرنے كے لیے شرط یہ ہے كہ اس حدیث میں شدید قسم كا ضعف نہ پایا جاتا ہو، اور یہاں یہ شرط مفقود ہے جیسا كہ ابن علان وغیرہ نے تحقیق كے ساتھ بیان كیا ہے.

دیكھیں: الفتوحات الربانیة (2 / 29).

اور اس مسئلہ میں امام سیوطی رحمہ اللہ نے " الاغضاء عن الدعاء الاعضاء " كے نام سے ایك رسالہ لكھا ہے جس میں اس سلسلہ میں مروی روایت كے شدید ضعف كو بیان كیا ہے، اور كہا ہے كہ اس حدیث میں عمل كی صلاحیت نہیں چاہے فضائل اعمال میں ہی كیوں نہ ہو.

مزید آپ سوال نمبر (45730) كے جواب كا مطالعہ ضرور كریں.

اس میں دوسری غلطی یہ ہے كہ: آپ دعا میں نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا واسطہ دیتے ہیں.

اس میں كوئی شك و شبہ نہیں كہ نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا مقام و مرتبہ بہت ہے، لیكن اللہ سبحانہ و تعالی نے اس مقام و مرتبہ اور نبی كے واسطے كو دعا كی قبولیت كا وسیلہ نہیں بنایا.

اور پھر نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا كرنے كے لیے ہماری راہنمائی نہیں كی ـ حالانكہ نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر قسم كی خیر و بھلائی كی طرف ہماری راہنمائی كی ہے ـ لیكن انہوں نے اس كے ساتھ اللہ كو وسیلہ دینے كی راہنمائی نہیں فرمائی.

تو اس سے یہ معلوم ہوا كہ یہ دعا مشروع اور جائز نہیں ہے.

اس كی تفصیل سوال نمبر (23265) كے جواب میں بیان ہو چكی ہے آپ اس كا مطالعہ كریں.

اس لیے میرے بھائی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور طریقہ کی پیروی و اتباع کی حرص رکھیں، اور اس وضوء میں نہ تو کسی قسم کی کوئی کمی کریں اور نہ ہی زیادتی، اور دین میں نئے کام کی ایجاد سے اجتناب کریں، جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس فرمان میں ہمیں وصیت فرمائی ہے:

" تمہیں چاہیے کہ تم میری اور میرے خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑو، اور اس پر سختی سے عمل کرتے رہو، اور نئے نئے امور و بدعات سے اجتناب کرو، کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (4607) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

واللہ اعلم.